اسی زمانے میں اس شہر کے نمبر دار کا وہاں آنا ہوا۔ وہ بابا کا بھگت تھا اور اپنے ساتھ اکثر اودی کا ذخیرہ رکھتا تھا۔ دوستوں کے مشورے پر اس کے بیٹے نے اس آفیسر سے تھوڑی سی اودی حاصل کی اور اسے پانی میں ملا کر باپ کو پینے کے لیے دی۔ پانچ منٹ کے اندر اندر اودی نے اندر جذب ہو کر پتھری کو تحلیل کر کے پیشاب کے راستے باہر نکال دیا اور بزرگ کو درد سے نجات حاصل ہو گئی۔

بمبئی کی عورت

بمبئی میں ایک کائستھ خاتون کو بچہ جنتے وقت اکثر بہت تکلیف ہوتی۔ ہر بار جب وہ حاملہ ہوتی تو بہت ڈری ڈری سی رہتی اور اسے یہ پتا نہ چلتا کہ وہ کیا کرے۔ راما مورتی جو بابا کا بھگت تھا نے اس کے خاوند کو مشورہ دیا کہ وہ درد کے بغیر بچہ جننے کے لیے اپنی بیوی کو شرڈی لے جائے۔ اگلی بار جب وہ حاملہ ہوئی تو خاوند اور بیوی دونوں شرڈی آئے اور وہاں کچھ ماہ رہ کر بابا کی پوجا کرنے کے ساتھ ہی ساتھ ان کی قربت سے بھی ہر طرح سے فیضیاب ہوتے رہے۔ کچھ وقت بعد جب پیدائش کا وقت آیا تو ایک بار پھر بچہ دانی سے باہر کی طرف جانے والی راہ میں رکاوٹ پیدا ہو گئی۔ اسے دردِ زہ کی تکلیف شروع ہو گئی اور یہ سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا کرے لیکن بابا سے تکلیف دور کرنے کے لیے دعا وہ ضرور مانگنے لگی۔ عین اسی وقت ہمسائے میں رہنے والی ایک خاتون آ گئی اور بابا سے دعا مانگنے کے بعد اس نے پانی میں ملی ہوئی اودی اسے پینے کے لیے دی۔ پانچ منٹ میں خاتون نے بنا درد کے بڑی حفاظت سے بچے کو جنم دیا۔ اپنی تقدیر کے مطابق بچہ پیدا ہوا لیکن ماں کو جس کو درد تھا تکلیف سے نجات حاصل ہو گئی۔ اس نے بہ حفاظت بچہ جننے کے لیے بابا کا شکریہ ادا کیا اور ساری عمر ان کی احسان مند رہی۔

کرموں کا راستہ بڑا ہی رازوں بھرا ہے۔ حالاں کہ میں کچھ بھی نہیں کرتا ہوں پر لوگ مجھ کو ان اعمال کے لیے بھی ذمے دار ٹھہراتے ہیں میں صرف ان کا شاہد ہوتا ہوں۔ خدا ہی واحد سب کچھ کرنے والا ہے اور اس کی تحریک دینے والا ہے۔ وہ سب سے زیادہ رحم دل بھی ہے۔ میں نہ تو مالک ہوں نہ خدا۔ میں اس کا وفادار غلام ہوں۔ جو آدمی اسے یاد کرتا ہے وہ جو اپنی انا کو ترک کر کے اس کا شکریہ ادا کرتا ہے جو اس پر پورا بھروسا کرتا ہے اس کی بیڑیاں کھل جائیں گی اور اسے آزادی حاصل ہو گی"۔

ایرانی کی بیٹی

اب ایک ایرانی شخص کی رُوداد کے بارے میں پڑھیے۔ اس کی بیٹی کو ہر گھنٹے میں دورے پڑتے تھے۔ جب اس پر دورہ پڑتا تو اس کے بولنے کی طاقت جاتی رہتی۔ اس کے اعضا سکڑ کر ٹیڑھے ہو جاتے اور وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑتی۔ کسی بھی علاج سے اس کو افاقہ نہ ہوا۔ کچھ دوستوں نے لڑکی کے باپ کو مشورہ دیا کہ وہ کاکا صاحب دیکشت جو بمبئی کے نواح میں رہتا ہے سے بابا کی اودی حاصل کرے۔ چناں چہ ایرانی نے اودی حاصل کر کے اسے پانی میں گھول کر کچھ دن تک بیٹی کو پلایا۔ شروع مین دورے گھنٹے گھنٹے کے بعد پڑتے تھے اب سات سات گھنٹے کے بعد پڑنے لگے اور کچھ دن بعد بیٹی بالکل صحت یاب ہو گئی۔

ہردہ کا آدمی

ہردہ کے ایک بزرگ آدمی کے گردے میں پتھری کی تکلیف تھی۔ اس طرح کی تکالیف کو عموماً آپریشن کے ذریعے دور کیا جاتا ہے اور اس کو بھی لوگوں نے آپریشن کروانے کا ہی مشورہ دیا۔ وہ بوڑھا اور کمزور تھا اور اس میں اتنا حوصلہ نہیں تھا کہ وہ آپریشن کے بارے میں سوچ پائے۔ اس کی تکلیف ایک طرح سے جلد ہی دور ہونا تھی۔

بیماری کا علاج بابا نے اسی طرح کر دیا جیسی کہ انھوں نے پیشن گوئی کی تھی۔

شاما کی بھابی

شاما کا چھوٹا بھائی "باپاجی" ساولی وہیر کے پاس رہتا تھا۔ ایک بار اس کی عورت طاعون کی بیماری کا شکار ہو گئی۔ سخت بخار کے علاوہ اُس کی رانوں پر دو دانے ابھر آئے۔ باپاجی شاما کے پاس شرڈی بھاگا اور اس سے مدد کی درخواست کی۔ شاما سن کر ڈر گیا لیکن جیسے کہ اس کی عادت تھی وہ بابا کے پاس گیا اور ان کے سامنے سر بسجود ہو کر ان سے درخواست کی کہ وہ اس کی بھابی کو صحت یاب کر دیں۔ اس نے ان سے بھائی کے گھر جانے کی اجازت بھی چاہی۔ تب بابا نے کہا: رات کے اس وقت وہاں مت جاؤ۔ اسے اودی بھیج دو۔ بخار اور دانوں کے لیے فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ خدا ہمارا مالک ہے۔ وہ جلد ہی صحت یاب ہو جائے گی۔ اس وقت مت جاؤ۔ صبح جا کر جلد لوٹ آنا۔

شاما کو بابا کی اودی پر پورا یقین تھا۔ وہ باپاجی کے ہاتھ بھیج دی گئی۔ اس میں سے کچھ دانوں پر لگائی گئی اور کچھ کو پانی میں گھول کر مریض کو پینے کے لیے دی گئی۔ دوسری صبح باپاجی اپنی بیوی کو ٹھیک ٹھاک حالت میں اور تر و تازہ دیکھ کر حیران ہو گیا۔ اسے نہ تو بخار تھا اور نہ وہ دانے ہی تھے۔ جب شاما وہاں گیا تو وہ بھی اسے چولہے کے پاس بیٹھی چائے تیار کرتی دیکھ کر حیران ہو گیا۔ بھائی سے پوچھنے پر اسے معلوم ہوا کہ بابا کی اودی نے اسے ایک رات میں ہی پوری طرح صحت یاب کر دیا تھا۔ تب شاما کو بابا کے ان الفاظ کی اہمیت کا احساس ہوا: "وہاں صبح جا کر جلد ہی لوٹ آؤ"۔

چائے پینے کے بعد شاما لوٹ آیا اور بابا کو سلام کرنے کے بعد ان سے یوں مخاطب ہوا: "دیوا یہ آپ کا کیسا کھیل ہے؟ آپ پہلے طوفان پیدا کر کے ہمیں پریشان کرتے ہیں اور تب اسے شانت کر کے ہماری مشکلیں آسان کر دیتے ہیں" بابا نے جواب دیا: "دیکھو

ڈاکٹر کو اسی حالت میں لایا گیا اور بابا کی داہنی طرف اس کو بٹھایا گیا۔ بابا نے اسے اپنا گاؤ تکیہ دیتے ہوئے کہا ”یہاں خاموشی سے لیٹ جاؤ اور آرام کرو۔ اس کا صحیح علاج یہ ہے کہ گذشتہ کرموں کے پھل کو بھگت کے ان سے نجات حاصل کی جائے۔ ہمارا کرم ہی ہمارے غم اور خوشی کی وجہ ہے اس لیے جو بھی ملتا ہے اسے برداشت کرو۔ اللہ ہی واحد دینے والا اور حفاظت کرنے والا۔ ہے۔ اسی کا ہمیشہ دھیان کرو۔ وہی تمہارا خیال رکھے گا۔ اپنے جسم، من، دولت اور کلام کو اسی کے قدموں پر پوری طرح نچھاور کرو اور پھر دیکھو وہ کیا کرتا ہے“۔ ڈاکٹر نے بابا سے کہا کہ کاکا صاحب نے اس کی ٹانگ پر پٹی باندھی تھی۔ لیکن اس سے اسے کوئی آرام نہیں ملا۔ ”نانا بیوقوف ہے“ بابا نے جواب دیا ”اس پٹی کو اتار دو، ورنہ تم مر جاؤ گے۔ اب ایک کوا آکر تم کو ٹھونک مارے گا جس سے تم صحت یاب ہو جاؤ گے“۔

یہ بات چیت ابھی چل رہی تھی کہ عبدل نامی ایک شخص جو مسجد کی صفائی کرتا اور دیوں کی بتیوں کو صاف کرتا تھا وہ وہاں آیا۔ چراغوں کی بتیوں کو صاف کرتے ہوئے غلطی سے اس کا پاؤں اسی ٹانگ پر پڑ گیا جو اس نے درد کی وجہ سے آگے پھیلا رکھی تھی۔ ٹانگ پہلے ہی سوجی ہوئی تھی اور جب عبدل کا پاؤں اس پر پڑا تو وہ سبھی سات گنی کیڑے یکدم دباؤ کی وجہ سے باہر پھوٹ پڑے۔ درد کی شدت کی وجہ سے پلے چیخ پڑا۔ کچھ دیر کے بعد جب وہ تھوڑا پر سکون ہو کر کبھی گانے اور کبھی چیخنے لگا تو بابا نے کہا:-

”دیکھو ہمارا بھائی اب صحت یاب ہو کر گا رہا ہے“۔

ڈاکٹر پلے نے اس پر بابا سے پوچھا کہ کوا کب آکر ٹھونگیں مارے گا“ بابا نے جواب میں کہا ”کیا تم نے کوا نہیں دیکھا؟ وہ دوبارہ نہیں آئے گا۔ عبدل ہی وہ کوا تھا۔ اب جاؤ واڑا میں جا کر آرام کرو۔ تم جلد ہی بالکل صحت یاب ہو جاؤ گے۔ اودی کو مل کر اور اسے پانی کے ساتھ پی کر اور کسی دوسرے علاج یا دوا کو استعمال نہ کر کے دس دن میں اس

حرارت معمول پر آگیا۔ پھر اپنے ارادے کے مطابق وہ شرڈی گیا، بابا کے درشن کیے اور ان کے سامنے سجدہ کیا۔ بابا نے اسے ایسے ایسے تجربے دیئے کہ وہ ان کا بھگت بن گیا۔ وہ وہاں چار دن تک رہا اور پھر بابا کی اودی اور دعائیں لے کر گھر لوٹا۔ پندرہ دن کے اندر ہی اسے ترقی دے کر بیجاپور بھیج دیا گیا۔ اس کے بھتیجے کی بیماری نے اسے بابا سے ملنے کا موقع فراہم کیا اور شرڈی کے دورے نے اس کے دل میں بابا کے قدموں کی ان مٹ محبت پیدا کی۔

ڈاکٹر پلے

ایک ڈاکٹر پلے بابا کے بڑے قریبی بھگت تھے۔ بابا ان کو بہت پسند کرتے تھے اور انھیں ہمیشہ بھائی کہہ کر پکارتے۔ بابا کبھی کبھار ان سے گفتگو کرتے تھے اور اکثر معاملات میں ان سے مشورہ کرنے کے ساتھ ہی ساتھ انھیں ہر وقت اپنے پاس دیکھنا چاہتے۔ اس ڈاکٹر پلے کو اس بار بری طرح گنی کیڑوں کی (ناسور کی) شکایت ہو گئی۔ اس نے کاکا صاحب دیکشت سے کہا: بڑا شدید اور ناقابلِ برداشت درد ہو رہا ہے۔ اس سے بہتر ہے مجھے موت آجائے میں جانتا ہوں یہ درد میرے پچھلے کرموں کا پھل ہے۔ لیکن جاؤ بابا سے جا کر عرض کرو کہ وہ اس درد کو روک کر میرے ماضی کے ان کرموں کے اثر کو اگلے دس جنموں میں تقسیم کر دیں۔ مسٹر دیکشت نے جا کر بابا سے اس کی درخواست کے بارے میں بتایا۔ بابا کا دل بھر آیا۔ اور وہ ٹھیک دیکشت سے یوں مخاطب ہوئے:-

"اس سے کہو کہ نہ گھبرائے۔ وہ دس جنموں تک کیوں دکھ اٹھائے۔ وہ اپنے ماضی کے کرموں کی وجہ سے ملنے والے دکھ کو دس دن میں کاٹ سکتا ہے۔ جب میں وہاں پر اس کو دنیاوی اور روحانی بہبودی کے لیے موجود ہوں تو پھر وہ موت کی دعائیں کر رہا ہے۔ اسے کسی کی پیٹھ پر اٹھا کر یہاں لاؤ تاکہ ہم اس کے دکھ کا ازالہ کر سکیں"۔

کی آخری حد تک کبھی کوئی تکلیف نہ اٹھائیں گے۔ اس لیے اب بے فکر ہو جایئے اس لیے زخمیوں پر اودی لگایئے اور ایک ہفتے کے اندر وہ صحت یاب ہو جائے گا۔ خدا پر یقین رکھو۔ یہ مسجد نہیں بلکہ دوارکاوتی ہے۔☆ جو یہاں قدم رکھتا ہے وہ جلد ہی صحت اور خوشی پاتا ہے اور اس کی تکلیف بھی ختم ہو جاتی ہے" لڑکے کو بابا کے سامنے بٹھایا گیا انھوں نے اپنا ہاتھ ان تمام جگہوں پر پھیرا جہاں جہاں بیماری کا اثر تھا۔ اپنی محبت بھری نگاہیں بھی اس پر ڈالیں۔ مریض بہت خوش ہوا اور اودی ملنے سے وہ صحت یاب ہونا شروع ہوا اور کچھ دنوں کے اندر ہی وہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔ لڑکے کے ماں باپ لڑکے سمیت بابا کا شکریہ ادا کر کے وہاں سے روانہ ہوئے جن کی اودی اور مبارک نظروں نے اس کی بیماری کا علاج کیا تھا۔

یہ سب کچھ جان کر لڑکے کا ڈاکٹر چچا حیران ہوا اور اس نے اپنے بمبئی کے سفر کے دوران بابا سے ملنے کا بھی فیصلہ کیا۔ لیکن مالیگاؤں اور منماڈ کے مقامات پر کسی نے بابا کے خلاف اسے کچھ کہہ کر اس کے کان بھر دیئے۔ چناں چہ اس نے شرڈی جانے کا ارادہ ترک کر دیا اور براہِ راست بمبئی چلا گیا۔ وہ اپنی چھٹی کے باقی ایام علی باغ میں گزارنا چاہتا تھا لیکن بمبئی میں تین دن ہر رات انھیں ایک آواز پکارتی ہوئی ان سے یہ پوچھتی سنائی دیتی رہی "اب بھی تم مجھ پر اعتبار نہیں کرتے؟" اس پر ڈاکٹر نے اپنا ارادہ بدل کر شرڈی جانے کا فیصلہ کیا۔ اسے بمبئی میں متعدی بخار کے ایک کیس کا معائنہ کرنا تھا جس کے جلد کم ہونے کے آثار دکھائی نہ دیتے تھے۔ چناں چہ اس نے سوچا کہ وہ اپنے شرڈی کے سفر کو ملتوی کر دے۔ لیکن آزمائش کے طور پر اس نے دل میں سوچا کہ اگر مریض آج ٹھیک ہو جاتا ہے تو وہ کل شرڈی کے لیے روانہ ہو جائے گا۔ حیرت یہ ہے کہ عین اسی وقت جب اس نے دل میں یہ شرط طے کی بخار کم ہونا شروع ہوا اور درجۂ

☆ دوارکا = گجرات کا ایک ساحلی قصبہ جہاں شری کرشن نے نگری بسائی تھی۔

ستائیسواں باب

اودی کی عظمت (جاری)

[(1)ڈاکٹر کا بھتیجا(2) ڈاکٹر پلے (3)شاما کی سالی (4) ایرانی لڑکی (5)ہاردا کا ایک شریف انسان (6)بمبئی کی ایک خاتون۔]

اودی کی عظمت کے موضوع کو جاری رکھا گیا ہے اور ایسے واقعات بیان کیے گئے ہیں جن میں اودی سے بہت سے معجزے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر کا بھتیجا

ضلع ناسک کے ایک قصبے مالی گاؤں میں ایک ڈگری یافتہ ڈاکٹر رہتا ہے۔ اس کا بھتیجا ہڈیوں کی ایک قسم کی تپ دق کی بیماری میں مبتلا تھا۔ ڈاکٹر نے جو خود مطب بھی کرتے تھے سب طرح کے علاج آزمائے یہاں تک کہ اپریشن بھی کیا لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا اور نہ لڑکے کی تکلیف کا سدِ باب ہی کیا جا سکا۔ ماں باپ کے دوستوں اور رشتے داروں نے غیب سے مدد حاصل کرنے کا مشورہ دیا اور تجویز پیش کی کہ سائی بابا سے رجوع کریں جن کے بارے میں یہ مشہور تھا کہ انھوں نے محض ایک نظر سے بہت سی لاعلاج بیماریوں کا علاج کیا ہے۔ چناں چہ والدین شرڈی آئے۔ بابا کے سامنے سر بسجود ہو کر انھوں نے بیٹے کو ان کے سامنے رکھتے ہوئے بڑے ادب و احترام اور انکساری سے درخواست کی کہ وہ ان کے بیٹے کو بچائیں۔ رحم دل بابا نے یہ کہتے ہوئے ان کو تسلی دی کہ ”جو لوگ اس مسجد کی طرف رجوع کرتے ہیں وہ اس زندگی میں اور وقت